

کیا غائبانہ نماز جنازہ

سنت نبوی ﷺ ہے؟؟؟

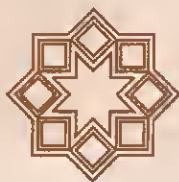
حقائق سے نقاب کشائی کرتی ہوئی ایک جامع تحریر

تحقیق و تحریر

:شیخ الحدیث والتفسیر

صاحب
مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ العالی

محدث نیک آبادی



کنز الایمان سوسائٹی (رجسٹرڈ)

دہلی روڈ صدر بازار لاہور کینٹ



0221 8826607 0222 4284240

کیا غائبانہ نماز جنازہ سنت نبوی ﷺ ہے؟؟؟

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری محدث نیک آبادی گجرات
کی حقائق سے نقاب کشائی کرتی ہوئی تحریر

الاستفتاء:

پچھلے دنوں ہمارے یہاں ایک گاؤں میں ایک شخص کا غائبانہ جنازہ ہوا۔ ہمارے بعض علماء کرام نے اس کی مخالفت کی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے احباب جو جنازے میں شامل ہونا چاہتے تھے، وہ نہ ہوئے۔ بعد ازاں عوام میں اس مسئلے پر عام گفتگو شروع ہو گئی۔

دریں اثناء ایک صاحب جو الحمد للہ یعنی کہ وہ ہابی ہیں، نے کہا کہ غائبانہ جنازہ سنت ہے۔ دلیل یہ دی کہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ ”حیثے کا باؤشاہ حبشہ میں فوت ہو گیا تو رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں اس کا غائبانہ جنازہ پڑھا۔“

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی بخاری کی حدیث میں آیا ہے کہ ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نجاشی کا غائبانہ جنازہ پڑھا؟“ اور اگر پڑھا ہے تو غائبانہ جنازہ سنت کیوں نہیں؟

(جواب آسان اور عام فہم ہو اور مسئلے کی حدیث کی روشنی میں وضاحت ہو۔)

سائل: بشیر احمد، از: لالہ موسیٰ، گجرات

الجواب بِغَوْنِ الْعُلَمَاءِ الْمُنْعَمِ الْوَهَّابِ

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے جنازے کی حدیث، امام بخاری اپنی ”صحیح“ کی کتاب الجنائز کے تحت کوئی سات بار لائے ہیں۔ اولاً ان سب روایات پر ذرا نظر ڈال لیجئے گا! تا کہ جواب آسان سے آسان تر اور مسئلہ واضح سے واضح تر ہو جائے۔

1 امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوْ الثَّلَاثِ. (1)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی، تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

2 امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے فرمایا:

”نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِي ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.“ (2)

نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو نجاشی رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر دی، پھر آپ آگے تشریف لائے، تو صحابہ نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، تو آپ نے چار تکبیریں کیں۔

3 امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَفَّى الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْخَبَشِ، فَهَلُمُّوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ. قَالَ فَصَفُّنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صُفُوف. وَقَالَ أَبُو زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي. (3)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا حبشیوں میں سے ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے، تو آؤ! اس کا جنازہ پڑھو! جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو ہم نے صفیں بنا لیں، تو نبی پاک ﷺ نے جنازہ کی نماز پڑھائی، اور ہم (آپ کے پیچھے) صف بستہ تھے اور ابو زید نے

(۱) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب من صف صفین او ثلاث علی الجنائزہ (۱۷۶/۱) طبع اصح المطابع، کراچی

(۲) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنائزہ (۱۷۶/۱) طبع اصح المطابع، کراچی

(۳) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنائزہ (۱۷۶/۱) طبع اصح المطابع، کراچی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے فرمایا میں دوسری صف میں تھا۔“

4 امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
نَعْلِي لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيُّ
صَاحِبُ الْحَنْشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ .“
(1)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حبشہ کے بادشاہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر اسی دن بیان فرمائی جس دن کہ ان کی وفات ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو!“

5 امام بخاری نے ابن شہاب زہری سے بروایت سعید بن مسیب روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلِّي ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا .“ (2)

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ گاہ میں صحابہ کرام کی صفیں بنائیں، تو نجاشی رضی اللہ عنہ پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔“

6 امام بخاری اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْقَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى مَخْصَفَ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .“ (3)
کہ نجاشی رضی اللہ عنہ جس دن فوت ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن ان کی وفات کی خبر دی اور صحابہ کرام کو جنازہ گاہ میں لے گئے۔ تو ان کی صفیں بنائیں، اور ان پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔“

(1) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوة علی الجنائزہ بالصلی والسجد (۱۷۷) طبع اصح المطابع، کراچی

(2) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوة علی الجنائزہ بالصلی والسجد (۱۷۷) طبع اصح المطابع، کراچی

(3) الجامع الصحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب التکبیر علی الجنائز (۱۷۸۸) طبع مجمع المطابع، کراچی

7 امام بخاری اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَابَةِ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَوْبَعًا“ (1)

نبی پاک ﷺ نے حضرت اصمہ نجاشی رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھا، تو آپ نے چار تکبیریں پڑھیں۔“

لیجئے! جنازہ نجاشی رضی اللہ عنہا سے متعلق، بخاری شریف کی کتاب الجنائز سے ساتوں روایتیں ہم نے تفصیلاً ومن وعن نقل کر دی ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ وترجمہ پر بار بار غور نظر ڈالیں! یہاں سیدنا نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھنے کا ذکر تو ضرور ملے گا، مگر ”عائبانہ“ کا لفظ آپ کو کہیں نہیں دکھائی دے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ”عائبانہ“ کا لفظ، حدیث بخاری میں من گھڑت اور ایجاد بندہ ہے۔ احادیث کے ترجموں میں اس طرح کی کئی بیشی اکثر الحمد للہ کہلانے والے حضرات کرتے ہی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے! آمین!

ایک شبہ:

ربا یہ شبہ کہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حبشہ میں ہوئی اور جنازہ حجاز مقدس کے شہر مدینہ منورہ میں پڑھا گیا۔ لہذا دونوں مقامات کے درمیان بُعد مسافت کی وجہ سے یہ جنازہ عائبانہ ہی ہونا چاہیے۔

جواب:

ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ استدلال محض بے دلیل، بلکہ خلاف دلیل اور مردود ہے۔ کیونکہ وفات نجاشی رضی اللہ عنہا مدینہ النبی ﷺ سے دور دراز، سمندر پار دوسرے ملک ”حبشہ“ میں ہوئی اس وقت شیلیون، ٹیلیگرام، ٹیلیکس، فیکس، ریڈیو، ٹیلیویژن، انٹرنیٹ، برق رفتار ساریوں، الغرض اطلاعات و مواصلات و ٹرانسپورٹ کے موجودہ نظام کا تصور بھی نہ تھا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وفات نجاشی رضی اللہ عنہا کا اتنی دور سے بغیر کسی ظاہری

ذریعے یا واسطے کے پتہ کیسے چل گیا؟ آپ نے اسی وقت صحابہ کرام کو خبر وفات کیسے سنا دی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب موافق و مخالف، سب کے پاس ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ یہ پتہ چلنا، قدرت خداوندی سے، وحی الہی کے ذریعے، فوراً نبوت کی روشنی میں محض معجزانہ طور پر ہوا تھا تو جس قدرت سے معجزانہ طور پر وفات کا پتہ چلا تھا، اسی قدرت سے حضرت نجاشی کی میت بھی آپ کے سامنے معجزانہ طور پر لا کے رکھ دی گئی۔ جس طرح شب معراج کے بعد صبح کو قریش مکہ کے سوالنامے کے وقت اسی قدرت معجزانہ سے بیت المقدس کو آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا گیا تھا۔ اور ہمارے نبی اکرم ﷺ ہر طرح سے اس بات کے اہل ہیں کہ آپ کا خدا سے مہربان آپ کی خاطر ایسے بلکہ اس سے کھنک بڑے بڑے واقعات معجزانہ طور پر برپا کر دے۔ بلکہ عملاً ایسا لا تعداد مرتبہ واقع بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث، سیرت و شمائل کا مطالعہ کرنے والے پر تحقیق نہیں۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ بظاہر ایسے حالات میں ایسی خبر عادیہ معلوم نہیں ہوا کرتی، لہذا اسے معجزانہ طور پر تسلیم کرنے کے سوا چارہ کار ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن دوسرے ملک میں موجود میت پر غائبانہ جنازہ پڑھنے میں کیا اشکال ہے کہ یہاں بھی تسلیم کر لیا جائے کہ نجاشی کی میت معجزانہ طور پر سامنے لا کر رکھ دی گئی تھی؟

تو اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ ایسی دو باتیں ہیں:

اول: یہ کہ مدت العمر، سرکارِ دو عالم ﷺ کی، دوسرے علاقے میں پڑی میت کا غائبانہ جنازہ پڑھنے کی عادت ہرگز نہ تھی۔ آپ کے بڑے بڑے چیمپ اعزہ واقارب و صحابہ کرام مدینہ منورہ سے باہر دوسرے علاقوں میں شہید ہوتے، وفات پاتے رہے۔ لیکن کسی حدیث صحیح کے حوالے سے ایک بھی ایسے واقعے کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی کہ آپ نے کسی کا غائبانہ جنازہ مدینہ پاک میں پڑھا ہو۔ تو اگر فرض کیا جائے کہ آپ نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا غائبانہ جنازہ پڑھا تھا تو ایسا بالکل آپ کی زندگی بھر کی عادت مبارکہ و معمول کے خلاف تھا۔ پھر اس پر یہ بھی اشکال وارد ہوگا کہ حضرت نجاشی کا غائبانہ جنازہ پڑھا، دوسروں کا کیوں نہ پڑھا؟ باوجودیکہ آپ اہل ایمان کے جنازوں میں شمولیت کا شدت سے اہتمام فرمایا کرتے تھے اور آپ سے بالا بالا جنازہ پڑھ کر

دفن کر دینے پر اظہارِ غم بھی فرماتے۔ جیسا کہ صحیحین وغیرہا کی احادیث صحیحہ میں مفصل موجود ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ عاتبانہ جنازہ زندگی بھر کی عادت و معمول نبوی کے برعکس ہے۔

اس موقف کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ واقعہ زیر بحث یعنی جنازہ نجاشی کا آغاز معجزے کے طریق سے ہو رہا ہے، جو کہ سب کو تسلیم ہے۔ تو اس کی ابتداء میں بھی شانِ معجزانہ کا جلوہ افروز ہوتا ہی قرینِ عقل ہے۔ یعنی اتنا تو مانتے ہیں کہ خبر وفات بطور معجزہ ارشاد ہوئی، تو یہ ماننے میں کیا اشکال ہے کہ بوقت جنازہ بھی اسی شانِ معجزانہ سے میت لا کر آپ کے سامنے رکھ دی گئی تھی؟

ثانی: یہ کہ جنازہ نجاشی ﷺ کے شرکاء صحابہ کرام میں سے بعض حضرات اس حقیقت کی نقاب کشائی کر رہے ہیں کہ میت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے لا کر رکھ دی گئی تھی۔ اور یہ بات نصِ حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ تو حضرت نجاشی کے جنازہ کے شرکاء کی وضاحت سے واضح ہو گیا کہ جنازہ نجاشی عاتبانہ نہ تھا، یہ حاضر میت پر جنازہ تھا۔ بلکہ اس وضاحت سے عاتبانہ جنازہ کا تصور ہی ختم ہو گیا۔ قَالَ نَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جنازہ نجاشی ﷺ حاضر میت پر تھا، عاتبانہ نہ تھا۔ ہم اس کی نشاندہی حدیث پاک کی صحیح و معتبر روایات سے کرتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے گا!

پہلی حدیث:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا حَرْبٌ، ثَنَا يَحْيَى، أَنَّ أَبَا قَلَابَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا
الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَانَكُمْ
النَّجَاشِيَّ تُوَفِّيَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ. قَالَ فَصَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ. فَصَلَّى عَلَيْهِ وَمَا نَحْسِبُ النَّجَاشَةَ إِلَّا
مَوْضُوعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ.“ (۱)

(۱) المسند - احمد بن حنبل، حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴۳۶/۴۳۷) طبع المکتب الاسلامی

ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہ ان سے قلابہ نے بیان کیا، کہ ان سے ابوالسلب نے بیان کیا، کہ ان سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی تو ان کی نماز جنازہ پڑھو! عمران کہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے صف بنائی، اور ہم نے حضور کے پیچھے صف بندی کی، تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور ہم (صحابہ کرام) یہی سمجھتے تھے کہ میت آپ کے سامنے رکھی ہوئی ہے۔

غیر مقلدین کے ماضی قریب کے محدث شہیر و ناقد کبیر محمد ناصر الدین البانی نے اس حدیث کے بارے میں کہا: "إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ مُّتَّصِلٌ." (1) اس کی اسناد صحیح اور متصل ہے۔

دوسری حدیث:

امام ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی بطریق حضرت ابان وغیرہ یحییٰ بن ابی کثیر سے، پھر آگے امام احمد کی سند ہی سے حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ نے کہا:

"فَصَلَبْنَا خَلْفَهُ، وَنَحْنُ لَا نَرَى إِلَّا أَنَّ الْجَنَازَةَ قَدْ أَمِنَّا." (2)

تو ہم نے آپ کے پیچھے جنازہ پڑھا، اور ہم یہی دیکھتے تھے کہ میت ہمارے آگے ہے۔

اس حدیث کو امام حافظ ابو عوانہ نے بطریق ابان وغیرہ یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ مذکور سے لے کر سیدنا عمران بن حصین صحابی رضی اللہ عنہ تک اس کی سند وہی ہے جو امام احمد بن حنبل کی ہے۔ اور اسے الجحدیث وہابیہ کے ناقد محدث محمد ناصر الدین البانی نے "صَحِيحٌ مُّتَّصِلٌ" (صحیح و متصل) قرار دیا ہے۔ حوالہ اور پرگز ر چکا ہے۔ رہے ابان جو اسے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کر رہے ہیں، تو یہ "ابان بن یزید بن العطار بصری" ہیں۔ چنانچہ "تہذیب الکفّال

(1) ارداء الغلیل فی تخریج احادیث سنن الترمذی، تحت حدیث ۷۲۷، (۱۷۶/۳)، طبع المکتب الاسلامی، دمشق

(2) فتح الباری شرح صحیح البخاری، - العسقلانی، کتاب الجنائز، باب الصلوة علی الجنائز، (۱۸۸/۳)، طبع دار نشر

المکتب الاسلامیہ، لاہور

”اور ”تہذیب التہذیب“ میں دونوں حضرات کے تراجم ملاحظہ فرمائیے! یہ ”ابان العطار“ بخاری (متابع)، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابوداؤد یعنی اکابر اصحاب صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ با اتفاق محققین دائرہ جرح و تعدیل مشہور ثقہ و حجت ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور امام نسائی کے ربیعار کس بطور ”بشتے نمونہ از خروارے“ ملاحظہ ہوں:

امام حافظ، العلامة، القادح، صفی الدین احمد بن عبد اللہ الخزرجی لکھتے ہیں:

”أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ أَبُو يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ أَحَدُ الْأَثَابَاتِ أَلَمْشَاهِرٍ قَالِ

أَحْمَدُ ثَبَتَ فِي كُلِّ الْمَشَافِخِ، وَقَالَ ابْنُ مُعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ هَجَّةً.“ (1)

ابان بن یزید بن العطار ابو یزید البصری مشاہیر ثقہ و حجت راویوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ امام احمد نے کہا: وہ تمام مشافخ (سے روایت حدیث) میں حجت ہیں۔ امام معین اور نسائی سے کہا: ثقہ ہیں۔“

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ ”تہذیب الکمال“ للزمزى، ”تہذیب التہذیب“ از حافظ ابن حجر العسقلانی اور ”تہذیب التہذیب الکمال“ از ذہبی وغیرہا۔

لطف یہ کہ ابو عوانہ کی درج بالا حدیث، اور اس سے متصل پہلے یہی حدیث بحوالہ ابن حبان، حافظ امام ابن حجر العسقلانی شافعی، پھر امام غیر مقلدین قاضی شوکانی نے علی الترتیب، ”شرح بخاری“ و ”شرح منقی الاخبار“ میں سنی خفیوں کے دلائل کے ضمن میں بیان کی۔ باوجودیکہ یہ حدیثیں حافظ ابن حجر و شوکانی کے مذہب کے خلاف تھیں، لیکن ان دونوں حدیثوں کی اسناد یا متن پر انہوں نے خلاف عادت کوئی اعتراض نہ کیا۔ (2)

(1) علامہ تہذیب التہذیب الکمال فی اسماء الرجال۔ الخزرجی ”حرف الف من اسمہ ابان بن یزید بن العطار“ (ص: ۱۵) طبع حلب، القاهرة

(2) ”فتح الباری شرح صحیح البخاری“: العسقلانی ”کتاب الجنائز“ باب المصروف علی الجنائز“ (۱۸۸/۳)، طبع دار نشر الکتب الاسلامیہ، الامور،

نیل الاوطار شرح منقی الاخبار۔ شوکانی ”کتاب الجنائز“ ابواب المصروف علی میت، باب المصروف علی الغائب، (۸۹، ۸۸/۳)، طبع دار المجل، بیروت

ان دونوں حضرات کا خلاف مذہب ہونے کے باوجود اعتراض کئے بغیر گزر جانا، حدیث ابن حبان و حدیث ابو حبانہ کی صحت پر انکی طرف سے مہر تصدیق نہیں تو اور کیا ہے؟
روایت ابو حبانہ اور پر گزر چکی، حدیث ابن حبان بطور ذیل میں پیش کی جا رہی ہے، ملاحظہ فرمائیے!
تیسری حدیث:

امام، محدث کبیر، ابو حاتم محمد بن حبان البستی اپنی ”صحیح“ میں کہتے ہیں:
”أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو قَلْبَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخَانُكُمْ النَّجَاشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَوَفَّى، فَقَوْمُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَهُمْ لَا يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَخْزَنَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.“ (1)

”عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ہمیں خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابو قلابہ نے بیان کیا، وہ اپنے چچا سے راوی، انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ تمہارے بھائی نجاشی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی ہے، تو اٹھو! اور انکی نماز جنازہ پڑھو! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، اور آپ نے ان پر چار تکبیریں (نماز جنازہ کی) پڑھیں۔ اور صحابہ کرام نہیں سمجھتے تھے مگر یہی کہ ان کا جنازہ آپ کے سامنے ہے۔“

(1) ”الاحسان بترسیب صحیح ابن حبان“: الامیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی، ”کتاب الجنائز“، فصل فی الصلاة علی الجنائز، ذکر البیان بان المصطفى صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یلی الناس النجاشی فی الیوم الذی توفی فیہ، حدیث: ۳۰۹۲۔ (۳۰۹۶)، طبع مؤسستہ الرسالہ، بیروت۔

الاستاذ مصطفیٰ بن احمد الطوی، مدیر ”دار الحدیث الحسین“ اور الاستاذ محمد بن عبدالکبیر الکری وزارت شؤون الاسلامیہ ”الرباط“ لکھتے ہیں:

”..... رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ، وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.“ (1)

”حدیث عمران بن حصین (مذکورہ بالا) کو امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں روایت کیا، اور اسکی اسناد جید و عمدہ ہے اور امام احمد نے بھی روایت کیا، اور اسکی راوی صحیح کے راوی ہیں۔“
چوتھی حدیث:

امام، حافظ، ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبد البر، النمری، القرطبی (۳۶۸.....۳۶۳ھ) لکھتے ہیں:

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانٍ، قَالَ حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمِيدِ بْنُ أَبِي الْعَشِيرِينَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْأَزْوَاعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُهَاجِرِ، قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمْ لَنُجَاشِي قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، وَمَا نَحْسِبُ الْجَنَازَةَ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ.“ (2)

- (1) ”تعلیقات علی التہذیب شرح الموطا“: الطوی والکری، باب الحکم، ابن شہاب الزہری، ابن شہاب عن سعید بن المسیب تحت حدیث ۳۰ (۳۳۲/۶)، طبع المکتبۃ القدوسیہ، لاہور۔
(2) التہذیب لسانی الموطا سن العالی والاسانید“: ابن عبدالبر المالکی، باب الحکم، ابن شہاب الزہری، ابن شہاب عن سعید بن المسیب تحت حدیث ۳۰ (۳۳۲/۶)، الناشر المکتبۃ القدوسیہ، لاہور۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے اسحاق بن ابی حسان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عبد الحمید بن ابی العشرین نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے اوزاعی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالمہاجر (دیگر محدثین نے ابوالمہاجر کی بجائے ابوالمہلب کا نام لیا) نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی رضی اللہ عنہ وفات پا گیا تو اس کا جنازہ پڑھو! چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ تو آپ نے ان پر چار تکبیریں (جنازہ) کی پڑھیں۔ اور ہم نہیں سمجھتے تھے میت کو، مگر آپ کے سامنے۔“

پانچویں حدیث:

امام واحدی نے اپنی کتاب ”اسباب النزول“ میں زیر آیت: ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ“ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مسند روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: ”كُشِفَ لِسَانِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ سِرِّ النَّجَاشِيِّ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولِي عَلَيْهِ“ (1)

”حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا تحت (جس پر انکی میت رکھی گئی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منکشف کر دیا گیا یہاں تک کہ آپ نے اسے دیکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔“

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بطحا سند اگرچہ مرسل ہے، لیکن اوپر کی چاروں صحیح الاسناد احادیث اس کے مضمون پر دلالت کرتی، اور اسکی مؤید دعا ضد قوی ہیں۔ تو یہ مرسل، مرسل معتقد و متاید ہوئی، جو محدثین و فقہاء کرام کے یہاں حجت تسلیم کی گئی ہے۔

(1) ”عمدة القاری شرح صحیح البخاری“، المعنی ”کتاب الجنائز“ باب الصلوة علی الجنائزہ“ (۱۱۹/۸)، طبع دار

خلاصہ بحث و نتیجہ بحث:

ساری بحث کا خلاصہ و نتیجہ یہ ہوا کہ:

- 1 غیر مقلدین کا دعویٰ یہ تھا کہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے شاہ حبشہ کا غائبانہ جنازہ پڑھا تھا۔ لہذا غائبانہ جنازہ پڑھنا سنت ہے۔
- 2 ہم نے ”صحیح البخاری“ کی کتاب الجنائز سے شاہ حبشہ رضی اللہ عنہ کے جنازے سے متعلق ساتوں حدیثیں بالتفصیل نقل کر کے جناب کے سامنے رکھ دیں۔ اور قارئین کرام کو جنازے کے ساتھ ”غائبانہ“ کے لفظ کی تلاش کی دعوت دی، مگر بغور تلاش کرنے کے باوجود ”غائبانہ“ کا لفظ کسی بھی حدیث میں دستیاب نہ ہو سکا۔ جس سے واضح ہو گیا۔ بخاری کی حدیث میں ”غائبانہ“ کا لفظ الحمد للہ کھلانے والوں نے خود اضافہ کیا ہے۔ بلکہ ہم مزید عرض کرتے ہیں کہ یہ لفظ ”غائبانہ“ پورے ذخیرہ احادیث میں کسی بھی ایک صحیح حدیث میں ہرگز موجود نہیں ہے۔ کہیں ہو تو ذرا اہمیت کر دکھائیں!
- 3 صحیح صورت حال یہ ہے کہ نباشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور جنازہ کے ہر دو مقامات حبشہ و مدینہ کے درمیان طویل مسافت تھی، جس سے اس جنازے کے غائبانہ ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ مگر اس واقعہ کا تعلق آغاز ہی شانِ مجزانہ کے ظہور کے ساتھ ہو چکا تھا، نیز غائبانہ جنازہ پڑھنا یوں بھی عادت و معمول نبوی سے ہم آہنگ نہ تھا، جس سے اس احتمال کو تقویت ملتی ہے کہ میت کو مجزانہ طور پر مقام جنازہ پر حاضر کر دیا گیا تھا۔ دونوں میں سے واقعہ صحیح صورت کوئی تھی؟ اس کی وضاحت سے بخاری کی ساتوں حدیثیں غاموش ہیں۔
- 4 اب ہم ان میں سے کوئی بات کو صحیح سمجھیں؟ اور کیسے سمجھیں؟ اس امر کی بہتر صحیح طور پر نشان دہی، یقیناً وہی بابت کر سکتی ہے جو خود اس جنازے کے شرکاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھی، دیکھی اور بتلائی۔

5 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اس جنازہ میں شریک اور اسکے چشم دید گواہ گواہ تھے، اس واقعہ کے بارے میں انکی معلومات و احساسات کا اندازہ احادیث کے درج ذیل فقروں سے بخوبی

لگایا جاسکتا ہے:

۱: ”اور ہم (صحابہ) نہیں سمجھتے تھے جنازے کو، مگر رکھا ہوا آپ کے سامنے۔“

۲: ”اور ہم نہیں دیکھتے تھے، مگر یہ کہ جنازہ ہمارے آگے ہے۔“

۳: ”اور وہ (صحابہ) نہیں سمجھتے تھے، مگر یہ کہ ان کا جنازہ حضور کے سامنے ہے۔“

۴: ”نجاشی کا جنازہ حضور پر منکشف کر دیا گیا تھا، یہاں تک کہ آپ نے اسے دیکھا اور اس

پر نماز پڑھی۔“

6 پڑھیے **لا الہ الا اللہ**۔ اب خدا لگتی کہیے! کہ اس واقعہ کے حاضر یا شہید چشم دید گواہوں،

اصحاب نبوی، کے احساسات و معلومات پر مبنی شہادتوں کے بیان: ”رکھا ہوا آپ کے

سامنے“ اور ”جنازہ ہمارے آگے ہے“، جنازہ حضور کے سامنے“ اور جنازہ منکشف کر دیا

گیا..... دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔“ کے بعد بھی ”عائبانہ“، ”عائبانہ“ کی رٹ لگانے کی

کوئی گنجائش آیا باقی رہ جاتی ہے؟ آگے

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز ہے

7 یہی وجہ ہے کہ خلافت راشدہ کے پورے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایک بار بھی ثابت

نہیں کر انہوں نے بھی کسی شخص کا عائبانہ نماز جنازہ پڑھا ہو۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عائبانہ نماز جنازہ پڑھا ہوتا تو بعد ازاں بوقت

ضرورت وہ بھی پڑھا کرتے۔

8 احادیث صحیحہ میں صحابہ کرام کی اس وضاحت اور ان کے طرز عمل کے بعد بحمدہ تعالیٰ یہ مسئلہ

پے غبار ہو جاتا ہے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ حاضر میت پر جنازہ تھا، یہ عائبانہ جنازہ

برگزنہ تھا۔ تو اب عائبانہ جنازہ کو سنت کہنے کے لئے، حدیث بخاری میں غیر مقلد

الحدیثوں کے پاس کیا رہ گیا؟

9 امام بخاری حدیث جنازہ نجاشی رضی اللہ عنہ کو ”کتاب الجنائز“ میں سات بار لائے۔ اور اس

سے انہوں نے چار مسائل زور و شور سے ثابت کئے:

۱: جنازے میں صف بندی۔

۲: جنازہ میں امام کے پیچھے دو یا تین صفیں ہونا۔

۳: جنازہ گاہ میں جنازہ پڑھنا۔

۴: جنازے میں چار انگلیں کھٹا۔

مگر پوری کتاب الجنازہ میں انہوں نے ایک مرتبہ بھی اس واقعہ سے غائبانہ جنازہ کے ثبوت پر صراحت یا اشارہ نہیں بھی کوئی استدلال نہ کیا۔ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ بخاری جانتے تھے کہ اس حدیث کے باقی ماندہ اطراف جو کہ دیگر صحیح حدیثوں میں موجود ہیں، اس بات کو روز روشن کی طرح واضح کر دیتے ہیں کہ یہ جنازہ حاضرمیت پر تھا، یہاں ”غائبانہ جنازہ“ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ لہذا اس سے غائبانہ جنازے کے سنت ہونے پر استدلال کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ دوسرے لفظوں میں، امام بخاری کے اس طرز عمل سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کے نزدیک جنازہ نجاشی میں غائبانہ جنازہ کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔

الغرض

روشن و مضبوط دلائل و براہین سے ثابت ہو گیا کہ:

1 حدیث بخاری میں جنازہ نجاشی کے واقعہ میں ”غائبانہ“ کا لفظ کہیں موجود نہیں۔ یہ غیر مقلدین کا حدیث پاک میں موجود خود ساختہ اضافہ ہے۔

2 غائبانہ جنازہ، حضور اکرم ﷺ کے فعل مبارک سے کسی صحیح و صریح حدیث میں ہرگز ثابت نہیں اور نجاشی کا جنازہ صحیح احادیث کے مطابق حاضرمیت پر تھا، نہ کہ غائبانہ۔

3 غائبانہ جنازہ ہرگز سنت نہیں ہے، بلکہ خلاف سنت ہے۔ جس کا شریعت میں کہیں وجود

نہیں۔ فقط

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَكْرَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ .